96919 ـ احتلام کے بعد غسل نہ کر سکا اور وضوء کر کے نماز ادا کر لی

سوال

میں ایك معذور نوجوان ہوں اور الحمد للہ ویل چئر پر چلتا پھرتا ہوں، ایك رات مجھے نماز فجر سے قبل احتلام ہوا تو جسمانی کمزوری کی بنا پر میں غسل نہیں کر سکتا تھا، اور نہ ہی طلوع شمس سے قبل اپنا لباس تبدیل کر سکتا تھا، اور میں نماز فجر بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا، چنانچہ میں نے وضوء کر کے نماز ادا کر لی، کیا یہ عمل جائز تھا یا نہیں، اور اگر جائز نہ تھا تو مجھے کیا کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو دنیا و آخرت میں عافیت سے نوازے.

جو شخص احتلام یا جماع کی بنا پر جنبی ہو جائے اس کے لیے غسل کرنا فرض ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاك مٹی سے تیمم کر لو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالی تم پر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ ا س کا ارادہ تمہیں پاك کرنے، اور تمہیں اپنی بھر پور نعمت دینے کا ہے، تا کہ تم شکر ادا کرتے رہو المآئدۃ (6).

چنانچہ اگر پانی نہ ہونے، یا پانی استعمال کرنے کی استطاعت نہ ہونے کی بنا پر غسل نہ کر سکتا ہو، تو وہ تیمم کر کے نماز ادا کر لے؛ جیسا کہ اوپر کی آیت میں یہ فرمان باری تعالی موجود ہے:

ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاك مٹی سے تیمم کر لو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالی تم

پر کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ ا س کا ارادہ تمہیں پاك کرنے، اور تمہیں اپنی بھر پور نعمت دینے کا ہے، تا کہ تم شکر ادا کرتے رہو المآئدۃ (6).

اور اسی طرح جسے احتلام ہو جائے اور اسے ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے بیمار ہونے کا خدشہ ہو، اور اسے پانی گرم کرنے کے لیے کچھ نہ ملے، یا پھر پانی دور ہو وہاں تك پہنچنا مشکل ہو، اور اسے پانی لا کر دینے والا کوئی نہ ہو، تو وہ شخص بھی تیمم کر کے نماز ادا کر لے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی " میں لکھتے ہیں:

" اور جو شخص مریض ہو اور حرکت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اور نہ ہی اسے پانی لا کر دینے والا کوئی شخص ہو، تو وہ پانی نہ پانے والے کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس کے لیے پانی تك پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں..... اور اگر نماز کا وقت نکلنے سے قبل کوئی شخص اسے پانی لا کر دینے والا ہو، تو وہ پانی کو پانے والے کی طرح ہی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی (1 / 151).

اور جس مریض کے لیے سارا جسم دھونا تو ممکن نہ ہو، لیکن جسم کا کچھ حصہ دھو سکتا ہو، تو اس کے لیے حسب استطاعت جسم کا حصہ دھونا فرض ہے، اور باقی کی جانب سے تیمم کر لے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو التغابن (16).

لیکن غسل کے بدلے میں وضوء کفائت نہیں کریگا.

آپ مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (71202) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر آپ یہ نماز لوٹانی چاہیے.

دوم:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق منی طاہر ہے، اس لیے آپ کے لیے نہ تو لباس تبدیل کرنا اور نہ ہی دھونا لازم ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2458) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .